

کیا برغیبت حرام ہے؟

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-2444

تاریخ اجراء: 25 رجب المرجب 1445ھ / 06 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

شرح حدیث کی ایک کتاب میں یہ دیکھا کہ کسی غرض صحیح اور مقصد صحیح کے لئے غیبت کرنا جائز ہے، حالانکہ بقیہ کتابوں میں اسے مطلقاً حرام قرار دیا جاتا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی صورت بظاہر غیبت کی ہوتی ہے کہ اس میں کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس میں موجود عیب کو بیان کیا جا رہا ہوتا ہے لیکن وہ حقیقت میں غیبت میں داخل نہیں ہوتی، کہ اس کی کوئی صحیح غرض اور صحیح مقصد ہوتا ہے، اس طرح کی صورتوں کو خود قرآن و حدیث میں مذموم غیبت سے جدا کر کے جائز قرار دیا ہے۔ لہذا جن کتابوں میں غیبت کو مطلقاً حرام قرار دیا ہے وہاں غیبت کی حقیقی اور مذموم صورتیں مراد ہیں، ورنہ جائز غرض و مقصد کے لئے کسی شخص میں موجود برائی سے آگاہ کرنا بالکل جائز ہے بلکہ بسا اوقات واجب ہو جاتا ہے، اس کی کئی مثالیں کتب میں مذکور ہیں اس کے لئے کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ یا بہار شریعت ج 03، ص 532 تا 536 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ تک کا مطالعہ کریں۔

اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ”لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا“ ترجمہ کنز العرفان: بری بات کا اعلان کرنا اللہ پسند نہیں کرتا مگر مظلوم سے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

مذکورہ آیت کے تحت صراط الجنان میں ہے: ”ایک قول یہ ہے کہ بری بات کے اعلان سے مراد کسی کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرنا ہے جیسے کسی کی غیبت کرنا یا کسی کی چغلی کھانا وغیرہ۔ (جمل، النساء، تحت الآیة: ۱۴۸، ۲/۱۴۴) یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ کوئی شخص کسی کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرے۔“

آگے مذکور ہے: ”آیت میں مظلوم کو ظلم بیان کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مظلوم، حاکم کے سامنے ظالم کی برائی بیان کر سکتا ہے، یہ غیبت میں داخل نہیں۔ اس سے ہزار ہا مسائل معلوم ہو سکتے ہیں۔ حدیث کے راویوں کا فسق یا عیب وغیرہ بیان کرنا، چور یا غاصب کی شکایت کرنا، ملک کے غداروں کی حکومت کو اطلاع دینا سب جائز ہے۔ غیبت کے جواز کی جتنی بھی صورتیں ہیں وہ سب کسی نہ کسی بڑے فائدے کی وجہ سے ہیں۔“ (صراط الجنان، ج 02، ص 381، 383، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: ”حدیث کے راویوں اور مقدمہ کے گواہوں اور مصنفین پر جرح کرنا اور ان کے عیوب بیان کرنا جائز ہے اگر راویوں کی خرابیاں بیان نہ کی جائیں تو حدیث صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز نہ ہو سکے گا۔ اسی طرح مصنفین کے حالات نہ بیان کیے جائیں تو کتب معتمدہ وغیر معتمدہ میں فرق نہ رہے گا۔ گواہوں پر جرح نہ کی جائے تو حقوق مسلمین کی نگہداشت نہ ہو سکے گی، اول سے آخر تک گیارہ صورتیں وہ ہیں، جو بظاہر غیبت ہیں اور حقیقت میں غیبت نہیں اور ان میں عیوب کا بیان کرنا جائز ہے، بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے۔“ (بہار شریعت، ج 3، حصہ 16، ص 535، 536، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net